السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ذخیرہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطریق محدثین کرام کا صریحا منکر ہے۔ اور کئی دفعہ ایک مسجد میں کھڑے بیٹھے نمازیوں کے سامنے وہ ''بخاری شریف'' کوگندگی اور گند کہہ دیتا ہے۔

1۔ کیا وہ بالعموم مسلمان اور بالخصوص اہل حدیث رہتا ہے؟

2۔ کیا وہ کسی مسجد اہل حدیث کا منتظم بنے رہنے کا اہل ہوسکتا ہے؟

3۔ کیا جس انتظامیہ نے سے منتظم یا کیشئر برائے مسجد اہل حدیث بنا رکھا ہے وہ مسجد اہل حدیث کی انتظامی کمیٹی کے اہل باقی رہتے ہیں؟

4۔ اور کیا خطیب یا امام جو اس سے تنخواہ وصول کرتے ہیں۔ اور مکمل طور پر اس کے زیر انتظام رہتے ہیں اور اس کے ''بخاری شریف' کو گندگی کہنے بھی غیرت ایمانی کا کوئی مظاہرہ نہیں کرتے، وہ اس کے اہل ہیں کہ وہ مسجد اہل حدیث کے خطیب یا امام برقرار رکھے جائیں؟

5۔ اور کیا ایسے حالات میں شرعاً خالص اہل حدیث نمازیوں پر مشتمل مسجد اہل الحدیث کی نئی انتظامی کمیٹی برائے فروغ تعلیم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ذخیرہ حدیث کے منکر انسان کا مسلمانی اور اہل حدیث سے دور کا بھی تعلق یا واسطہ نہیں ہوسکتا۔ ایسے شخص کو مسجد اہل حدیث کی جملہ زمہ داریوں سے فوراً فارغ کر کے کسی صحیح العقیدۃ مسلمان کو مقرر کیا جائے۔ سے میل جول باہمی تعلق یا راہ رسم رکھنا اپنے دین کو خطرے میں ڈالنا ہے جو ایک سچے مسلمان کی شان سے بعید ہے اور اگر کوئی غافل ایسے بدعقیدہ شخص کا حمایتی ہے۔ یا اس کی حمایت سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں تو اس سے بھی قطع تعلقی کرلینی چاہیے۔ کیونکہ یہ بھی مریض القلب ہے۔ جن کی صحت یابی کے لئے رب کے حضور دعا گو ہونا چاہیے اور صحیح العقیدہ لوگوں کو چاہیے کہ اپنی علیحدہ کمیٹی تشکیل دے کر دین اسلام کے فروغ کا سبب بنیں۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص530

محدث فتویٰ